



سوال

(752) ”تجھے ایک مہینے کے لیے طلاق“ کہنے سے طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درج ذیل صورت میں طلاق کا کیا حکم ہے جب وہ ایک ہی لفظ سے ایک طلاق دی گئی ہو اور ایک متعین مدت تک کے لیے ہو؟ مثلاً یوں کہے کہ: تجھے ایک مہینے کے لیے طلاق۔ کیا اس طرح طلاق ہو جاتی ہے؟ پھر اگر عورت اس عرصہ میں گھر سے نہ جائے اور شوہر مہینہ پورا ہونے سے پہلے اس کے ساتھ بستے بستے لگے تو کیا وہ گناہ گار ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہاں، اس طرح طلاق ہو جاتی ہے اور یہ ایک رجعی طلاق ہوگی۔ یعنی شوہر کو حق حاصل ہوگا کہ وہ عدت کے دوران میں اس کی طرف رجوع کر لے۔ اور معلوم رہے کہ طلاق کسی متعین اور محدود وقت تک کے لیے نہیں ہوتی کہ اس مدت کے پورا ہونے کے بعد وہ ختم ہو جائے۔ مثلاً یوں کہے کہ تجھے ایک مہینے تک کے لیے طلاق، یا ایک سال تک کے لیے طلاق، طلاق میں ایسے نہیں ہو سکتا۔

بہر حال اگر تین کے علاوہ ایک یا دو طلاقیں ہوں اور کسی عوض پر بھی نہ دی گئی ہوں تو عدت کے دنوں میں شوہر کو رجوع کا حق ہے۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 539

محدث فتویٰ